JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 15, Issue: 02, January – Jun 2022

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

ایڈورڈولیم لین بطور مترجمِ قرآن کریم

Edward William Lane as Translator of the Quran al Kareem

Prof. Dr. Muhammad Sultan Shah*
Dean Faculty of Languages, Islamic and Oriental Learning,
GC University Lahore
Dr. Hafiz Khurshid Ahmad Qadri**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
GC University Lahore

ABSTRACT

Edward William Lane (1801-1876) was a British orientalist, translator and lexicographer. His timeless work An Arabic-English lexicon has been appreciated by all researchers working in the field of Arabic and Islamic Studies. Lane's stay in Egypt enabled him to learn Arabic directly from the native people. He adopted some habits of the Muslim community and mixed with them freely. He was very tolerant in his behavior and neither ridiculed Islam nor criticized it. Lane translated some extracts from the Qur'an and published them as a book. His introduction borrows information from the preliminary discourse of George Sale and Lane amended it in such a way that it became acceptable to Muslims. This article examines Lane's translation and compares it with Sale's rendering. It also discusses his Lexicon and translation of fragments of the Qur'an therein.

Keywords: *Edward William Lane, British orientalist, translator and lexicographer, Arabic directly, native people, adopted some habits*

تمہید

ایڈورڈولیم لین(Edward William Lane - 1876-1801)ایک برطانوی مستشرق، مترجم اور لغت نویس تھے۔ عربی۔ انگریزی لغت"An Arabic-English Lexicon"آپ کا لازوال کارنامہ ہے۔ عربی زبان و ادب اور علومِ اسلامیہ کے میدانوں میں کام کرنے والے تمام محققین نے اس لغت کی بہت تعریف کی ہے۔ قیام مصر کے دوران آپ نے براہِ راست مقامی لوگوں سے عربی زبان سیکھی۔ آپ نے مسلمانوں کے کچھ اطوار اپنا کر اپنے آپ کو مسلم معاشرے کا حصہ بنالیا۔ ان کے

CC BY

رویے میں لحاظ اور برداشت کا پہلو نمایاں تھا۔ آپ نے نہ تو کبھی اسلام کو حقیر جانا اور نہ ہی کبھی اسلام پر تنقید کی۔ لین نے کچھ قرآنی اجزاء کا انگریزی میں ترجمہ کرکے انہیں کتاب کی صورت میں شائع کیا۔ اپنے تعارفی کلمات کے لیے آپ نے کچھ معلومات جارج سیل(George Sale – 1697-1736) کے ابتدائی مقالہ(Preliminary Discourse) سے اخذ کیں لیکن لین نے اس میں اس طرح کی ترامیم کیں کہ وہ مسلمانوں کے لیے قابل قبول بن گئیں۔ اس مضمون میں لین کے ترجمہٗ قرآن کریم کے مطالعہ کے ساتھ اس کا جارج سیل کے ترجمہٗ قرآن کے ساتھ موازنہ، ولیم لین کی ''عربی۔ انگریزی لغت'' اور قرآن کریم کے منتخبات کے ترجمے پر بحث کی جائے گی۔

ایڈورڈ ولیم لین 17 ستمبر 1801ء میں انگلستان کے ایک علاقے ہیئر فورڈ(Hereford) میں پیدا ہوئے۔ آپ تھیوفائیلس لین ایل۔ ایل۔ ڈی(Revd. Theophilus Lane L.L.D.) ہیئر فورڈ کے وظیفہ خوار پادری کے تیسرے فرزند تھے۔ آپ کی والدہ، صوفیہ گارڈنر(Sophia Gardiner) مشہور مصور گینز بورو(Gainsborough) کی بھتیجی تھیں۔ آپ نے اپنے والد کے زیرِ سایہ اپنی تعلیم کا آغاز 1814ء میں کیا۔ ان کی اچانک وفات کے بعد آپ کو پہلے باتھ (Bath) اور پھر ہیئر فورڈ (Hereford) کے اسکول میں داخل کرایا گیا۔ دونوں اسکولوں میں آپ نے اپنی پہچان غیر معمولی انطباقی صلاحیت کے علاوہ کلاسیکی ادب اور ریاضی میں مہارت کی بناء پر بنائی۔ آپ کیمبرج سے ڈگری حاصل کرنے کے بعد چرچ کی خدمت میں مصروف ہونے کا پختہ ارادہ رکھتے تھے۔ اس لیے کلاسیکی ادب اور ریاضیاتی علوم آپ کی دلچسپی کا محور تھے۔ لین کی کیمبرج میں تعلیم حاصل کرنے کی خواہش کبھی پوری نہ ہو سکی۔ آپ نے یونی ورسٹی کا دورہ کیا لیکن اس کے کسی کالج میں داخلہ نہ حاصل کر سکے۔ ریاضیاتی علوم میں آپ کی مشق کامل تھی۔ یہ بات اس حقیقت سے ظاہر ہوتی ہے کہ کیمبرج میں داخلہ حاصل کرنے کا ارادہ ترک کرنے کے فوراً بعد آپ کو آنرز کی ڈگری کے سالانہ پرچوں کی ایک نقل حاصل ہو گئی۔ پرچے دیکھ کر آپ پر ظاہر ہوا کہ آپ بغیر کسی دشواری کے ایک کے علاوہ تمام سوالات کو حل کر سکتے تھے۔ وہ اکثر بیان کیا کرتے کہ سونے کے لیے بستر پر جاتے ہوئے بھی وہ انتہائی سرگرمی کے ساتھ اس واحد سنگ راہ یعنی ریاضیاتی مسائل پر غور و فکر میں مشغول ہوتے۔ اچانک آدھی رات کے وقت ان کی آنکھ کھلتی، وہ اپنی موم بتی جلاتے اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس مسئلے کا حل کاغذ پر لکھ دیتے۔ لین اپنے بڑے بھائی رچرڈ (Richard) کے پاس لندن چلے گئے (جو بعد ازاں سنگی طباعت کے شعبے میں نامور ہوئے۔ رائیل اکیڈمی نے آپ کو اپنا رفیق (Associate) بنا کر آپ کی ناموری کی تائید کی) وہاں آپ نے کچھ عرصہ کندہ کاری (Engraving) کی۔ اگرچہ جلد ہی اس پیشے کو ختم کر دیا گیا لیکن لین کا جو وقت اس شعبے میں گذرا، ضائع نہیں ہوا۔ (۱)

اسی دوران آپ نے اپنے فارغ اوقات کو عربی زبان سیکھنے کے لیے مخصوص کر دیا، جلد ہی آپ نے اس میں بہت مہارت پیدا کرلی(۲)۔ اپنی فطرت کے مطابق لین ایک لمحے کے لیے بھی نچلے نہ بیٹھ سکے۔ فن کندہ کاری کے دوران فراغت کے اوقات کو وہ اتنے گہرے مطالعے میں صرف کرتے کہ آپ نے کھانے اور ورزش کے لیے ضروری وقت نکالنے سے بھی گریز کرنا شروع کر دیا، نتیجتاً ان کی صحت متاثر ہوگئی۔ وہ جلد پر سُرخ دانے بننے کی بیماری(Typhus) میں مبتلا ہوگئے۔ اس بیماری سے آپ بمشکل صحت یاب ہوئے تو آپ کو محسوس ہوا کہ ان کی یہ کمزور صحت کندہ کاری کے کام کے لیے موزوں نہیں ہے۔ ایک آدمی جو کچھ سانس کی پرانی بیماری اور کچھ بخار کی وجہ سے اتنا کمزور ہو چکا تھا کہ بعض اوقات وہ سہارے کے بغیر گلی میں پیدل نہیں چل سکتا تھا۔ اس کی صحت اس قابل نہیں تھی کہ وہ سارادن تانبے کے پترے پر جھکا رہے۔ اسی لیے اس نے پختہ ارادہ کر لیا کہ وہ اس سے مختلف طرزِ زندگی اختیار کرے گا۔(۳) لین نے فیصلہ کیا کہ کسی دوسرے ملک میں رہائش اختیار کرنا ضروری ہے۔ قدرتی طور پر آپ کا رُخ مشرق کی طرف تھا۔ وہاں ممکن تھا کہ وہ نہ صرف بیک وقت صحت یاب ہو جائیں بلکہ اپنے پسندیدہ مطالعے کو بھی جاری رکھ سکیں۔(۴) تاہم آربیری کا خیال ہے کہ آپ کے پہلے دورۂ مصر کا مقصد کچھ مختلف تھا۔ عربی زبان کے لیے ان کے جوش و خروش کی چبھن اس خیال میں ڈھل گئی کہ شاید وہ مشرقی بحیرۂ روم کے علاقے میں سرکاری نوکری حاصل کر لیں۔ لین نے فیصلہ کیا کہ مصر کا ایک دورہ نہ صرف ان کی صحت کی نازک صورت حال کو بہتر بنائے گا بلکہ بہتر زندگی کا باعث بھی ہو گا۔(۵)

ان کے اپنے بیان کے مطابق مشرقی ادب کے مطالعے کے ساتھ پُرجوش وابستگی اور خاص طور پر اس خواہش نے انہیں ترغیب دی کہ وہ عربوں کی زبان سے واقفیت حاصل کریں۔(۶) مزید بیان کرتے ہیں کہ ان کے مصر آنے کا بڑا مقصد اس کے جدید باسیوں کی زبان اور ادب کا مطالعہ کرنا تھا۔(۷)اس طرح 18 جولائی 1825ء کو لین 212۔ ٹون برگ فنڈ لے (212-Tonbrig Findlay) بحری جہاز پر سوار ہوئے جو اسکندریہ جارہا تھا۔ راستے میں دوماہ لگ گئے۔ تیونس کے سمندری طوفان میں تمام مسافر تباہی کا شکار ہو سکتے تھے لیکن ایک مسافر کی غیر معمولی مہارت بچا لے گئی۔(۸) یوں معلوم ہوتا ہے کہ جہاز کا کپتان نااہل تھا اور عملے کے باقی ارکان میں سے کوئی بھی جہاز رانی سے واقف نہیں تھا۔ ایک اندھیری اور طوفانی رات کو جب جہاز تباہ ہو جانے کے خطرے سے دوچار تھا، کپتان نے لین سے کہا کہ وہ جہاز کے معاملات کو سنبھالیں۔ خوش قسمتی سے جہاز رانی اس کے مطالعۂ ریاضی کا حصہ تھی۔ اگرچہ وہ ایک نو عمر لڑکے سے زیادہ نہیں تھے اور یہ ان کا پہلا سمندری سفر تھا انہوں نے جہاز کے پتوار کا پہیہ سنبھال لیا۔ جہاز کے عرشہ سے نیچے پانی میں جا گرنے سے بچنے کے لیے انہیں پتوار کے پہیے کو تیزی سے گھمانا پڑا۔ طوفان کی شدت میں کمی آگئی۔ وہ 4 اگست کے دن جہاز کو بحفاظت مالٹا کی بندر گاہ میں لے آئے۔ کچھ اور مہم جوئیوں کے بعد وہ

19/ ستمبر کو مصر کی بندر گاہ پر پہنچ گئے۔ فنڈلے (The Findlay) سہ پہر کے بعد اسکندریہ میں لنگر انداز ہوا۔ لین ساحل سے روانگی کے لیے اگلے دن تک بڑی بے صبری سے انتظار کرتے رہے۔ آپ نے عمیق جذبات و احساسات سے بھرے دل کے ساتھ زمین پر قدم رکھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

> مصر کی سرزمین پر قدم رکھتے ہوئے میری حالت بالکل ایسی تھی جس طرح ایک مشرقی دولھا اپنی ان دیکھی دلہن کا نقاب اُٹھانے لگتا ہے۔(۹)

آپ کا پہلا دورۂ مصر چار سال(1825-1829ء) پر محیط تھا۔ لین نے اس دورے میں نہ صرف ملک کے مختلف حصوں کی سیر کی بلکہ بہت سی عربی کتب بھی حاصل کیں، جیسا کہ مصری تاریخ دان عبدالرحمن الجبارتی(1753-1825ء) کی "عجائب الآثار" اور المقریزی کی "الخطاط"۔ ان کے علاوہ آپ نے اپنی کتاب "Description of Egypt"(مصر کی کہانی) کے لیے مواد اکٹھا کیا۔(۱۰) رشتے میں آپ کے نواسے (Grand Nephew) اسٹینلے لین پول (Stanley Lane-Poole) کے مطابق 1825ء سے 1828ء تک کے سال آپ کی زندگی کے وہ چار سال ہیں جن میں آپ نے بھرپور سیاحت کی۔(۱۱)

آپ کا دوسرا دورۂ مصر 1833ء سے 1835ء تک تھا۔ اس دورے کے دوران آپ نے اپنی کتاب "An account of the manners and customs of the modern Egyptians"(۱۲)(جدید مصریوں کے آداب و رسومات پر ایک نظر) کے لیے مواد جمع کیا۔ آپ نے اسلام، اسلامی قانون اور عربی زبان سیکھنے کے لیے دو پروفیسروں کو باقاعدہ تنخواہ پر ملازم رکھا۔ آپ 1835ء میں واپس لندن چلے گئے اور 1842ء تک وہیں رہے۔ لین نے "The thousand and one nights" (ایک ہزار اور ایک راتیں) کے زیرِ عنوان "الف لیلۃ ولیلۃ" کا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔(۱۳) آربیری کے مطابق یہ ترجمہ عالمانہ ہونے کے باوجود نمایاں طور پر پڑھنے کے لائق ہے۔(۱۴) قیام لندن کے دوران ہی آپ نے اپنی کتاب "Selections from the Kur'an" (منتخبات قرآن کریم) مرتب کی۔(۱۵) آپ کا تیسرا دورۂ مصر طویل ترین تھا جو 1842ء سے 1849ء تک جاری رہا۔ اس مرتبہ لین کے قاہرہ میں قیام کا مقصد اپنی عربی۔انگریزی لغت "Arabic-English Lexicon" کے لیے معلومات جمع کرنا تھا۔ اس عرصہ کے دوران شیخ ابراہیم الدسوقی آپ کے استاذِ لغت رہے۔(۱۶) آپ نے اپنی باقی ماندہ زندگی اس لغت کی جمع و تدوین میں صرف کر دی۔

ایڈورڈ ولیم لین اور اسلام

ای۔ ڈبلیو۔ لین نے اپنے لیے ایک عربی نام "منصور" اختیار کر لیا تھا۔ رابرٹ ہے (Robert Hay) کے ساتھ اپنی خط کتابت میں وہ اکثر اپنے آپ کو اس نام سے منسوب کرتے۔ خاص طور پر جب حالات ناساز گار ہوتے تو وہ اپنے نام میں یوں تبدیلی کرتے "الفقیر منصور" جس کا مطلب ہے "ضرورت مند منصور"۔(۱۷)

لیلیٰ احمد (پ1940ء -Leila Ahmed) کے مطابق آپ نے اپنی مراسلت میں بہت سے نام لکھے جیسا کے لین منصور آفندی، ایڈورڈ منصور لین، یا صرف منصور۔(۱۸)جیسن تھامپسن (Jason Thompson) کہتا ہے کہ آپ نے مصر میں اپنے لیے "منصور آفندی" کا نام پسند کیا۔(۱۹)اپنے پہلے دورہِ مصر کے دوران آپ نے مقامی لوگوں کے درمیان رہنے کو ترجیح دی اور ممکن حد تک اپنے آپ کو یورپی لوگوں سے الگ رکھا۔ ملکی (مقامی) زبان میں بات کرنا، چھری کانٹے استعمال نہ کرنا، شراب اور سؤر کے گوشت سے پرہیز کرنا، دراصل اپنے مسلمان ہمسائیوں کی پیروی کرنا تھا۔ تمام مقامی لوگوں ___ جن کے ساتھ آپ کا کوئی بھی تعلق بنا ___ نے آپ کے ساتھ محبت کا برتاؤ کیا۔ بذات خود آپ سؤر کے گوشت اور شراب سے بے زاری محسوس کرتے۔(۲۰) قاہرہ میں طویل رہائش کے باعث آپ کی عادات اس طرح مصریوں جیسی ہو گئیں کہ ان عادات کو نظر انداز کرنا ان کے لیے مشکل ہو گیا۔ حتیٰ کہ اس وقت بھی جب وہ ایک شریف النفس انگریز کے کارنامے لے کر لندن پہنچے۔ مشرقِ وسطیٰ سے واپسی سے کچھ ہی دن بعد آپ نے چارلس نائٹ(Charles Knight) ___ جو رات کے کھانے پر آپ کے ساتھ بیٹھا تھا ___ کے کان میں کہا، میں کرسیوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ میں اپنی ٹانگیں اپنے دھڑ کے نیچے تہہ کروں گا تو مجھے چین آئے گا۔(۲۱)لین کے پہلے دورۂ مصر کے دوران اور بعد والے دوروں میں بھی وہ اکثر باجماعت نمازوں میں شرکت کے لیے مساجد میں حاضر ہوتے۔(۲۲)وہ خود کہتے ہیں، میں مساجد میں باقاعدہ حاضری کا عادی تھا، جہاں میں اکیلا، باجماعت یا کسی کے ساتھ نماز ادا کرتا۔(۲۳)لیکن اسٹینلے لین پول(1854-1931ء) کے مطابق "آپ نے ایسا صرف اس لیے کیا کہ لوگوں کے اطوار کی اس پیروی کے بغیر وہ کبھی بھی ان کے کردار سے متعلق وہ معلومات حاصل نہ کر پاتے جو انہوں نے بعد ازاں بڑی تفصیل سے بیان کیں۔(۲۴)

لین نے کچھ مسلم رسومات کو اختیار کر لیا تھا۔ مثلاً ہر دن کام کے آغاز سے پہلے وہ قرآن کریم کے ابتدائی الفاظ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی تلاوت کرتے۔(۲۵) آپ نے ایک عرب آدمی کو دوا دے کر اس کی مدد کی اور اس سے آبِ زم زم مانگا۔ اس عرب نے آپ کو متبرک پانی (آب زم زم) کے دو ٹین اور مدینہ منورہ سے لائی ہوئی مستطیل شکل کی ایک چپٹی سی چھوٹی، سرمئی رنگ کی مٹی کی ڈلی دی۔(۲۶)وہ شیخ جن کے ساتھ آپ نے اپنے آخری دورۂ مصر کے دوران کام کیا، اور جنھوں نے آٹھ برس تک قریباً روزانہ لین کے ساتھ کئی گھنٹے گزارے، وہ پوری طرح قائل تھے کہ لین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور جنوں پر یقین رکھتے تھے۔(۲۷)اس بیان کو لین کے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں سمجھنا چاہیے۔ وہ شیخ جو جنات کے متعلق لین کے عقیدہ سے واقف تھے، وہ اس بات پر حیران بھی تھے کہ لین نے قبولِ اسلام کا اظہار نہیں کیا۔(۲۸)لین پول کے

مطابق رشتے میں اس کے نانا نے اپنے بچپن کا عقیدہ قائم رکھا۔ انہوں نے یقیناً معمولی نکات پر اپنے خیالات کو تبدیل کیا لیکن انجیلی فرقے کے لازمی بنیادی عقائد پر ان کا عقیدہ کبھی تبدیل نہیں ہوا۔(۲۹)

منتخبات قرآن کریم(Selections from the Kur'an)

"منتخبات قرآن کریم" لین کی تیسری تالیف ہے۔ یہ قرآن کریم کے منتخب اقتباسات کا انگریزی ترجمہ ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق کارلائل(Carlyle–1795-1881ء) کے ایک خطبے سے شاید آپ کو اس منصوبے کا خیال آیا۔(۳۰) ایسا ممکن ہے کہ لین کی ذاتی مشکلات نے بھی اس میں کچھ کردار ادا کیا ہو کہ آخر کار وہ اس کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔ وہ کام جس کو معروضی مطالعہ کے لیے شروع کیا گیا، اس نے ان کی ذاتی ضروریات کو زیادہ پورا کیا، جیسا کہ قاہرہ میں ان کی مساجد میں حاضریاں۔ کیونکہ لین اسلام کو عامیانہ انداز میں نہیں لیتے تھے نہ ہی وہ اپنے مقصد کو غیر سنجیدہ سمجھتے تھے۔ جب آپ نے اپنے "منتخباتِ قرآن کریم" کا آغاز کیا تو آپ نے لکھا کہ وہ ایک "بہت بڑے مشکل کام" میں مصروف ہیں اور یہ کہ وہ جب تک اس میں کامیاب نہیں ہو جاتے وہ نہیں بتا سکتے کہ یہ کیا کام ہے۔(۳۱) اسٹینلے لین پول، ایڈورڈ ولیم لین سے متعلق اپنی یادوں میں اس کام کا تعارف کراتے ہیں جو عربی۔ انگریزی لغت "An Arabic-English Lexicon" کے چھٹے حصے کے ساتھ ملحق ہیں۔ "لین... نے قرآن کریم کے منتخبات سے ایک جلد ترتیب دی۔ اس میں ایک تعارف، حواشی اور اندرونی نظم پر مبنی ایک تفسیر بھی شامل تھی۔ یہ کتاب 1843ء تک شائع نہ ہو سکی کہ جب اس کے مؤلف مصر میں تھے اور وہاں مسودے کی تصحیح اغلاط ممکن نہیں تھی۔ نتیجتاً ٹائپ کی بہت سی اغلاط نے اس مسودے کا چہرہ مسخ کر دیا، اور اس صورت میں اس کی اشاعت لین کو کبیدہ خاطر کرنے کی مسلسل وجہ بنی رہتی۔ اس کتاب کی اشاعت کا خیال بہت شاندار تھا۔ آپ کی خواہش تھی کہ عقائد کے حوالے سے قرآن کریم کے تمام اہم حصوں کو جمع کر دیا جائے تاکہ یہ بات ظاہر کی جا سکے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذہب پیغمبر اسلام کے اپنے الفاظ میں کیا تھا: لین نے وہ تمام پیراگراف الگ کر دیے جو (قرآن کریم کے) طالب علم کو عاجز۔۔۔ کر دیتے ہیں اور قرآن کریم کو عام مطالعہ کے لیے ایک ناممکن کتاب بنا دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ ایک چھوٹی جلد ہے جو عام قاری کو قرآن کریم کے مضامین اور اس کے اصل حالات کا ایک واضح تصور فراہم کرتی ہے۔(۳۲)

"منتخبات قرآن کریم" کے مقدمے میں لین اس کے مقصد سے متعلق بیان کرتے ہیں۔

قرآن کریم کو اس ملک میں اتنا زیادہ نظر انداز کیوں کیا گیا جبکہ ہمارے پاس ہماری زبان میں اس کا ایک ترجمہ ہے، جس کے درست ہونے کا عام احترام ہے اور اسے بہت سے علمی اور نادر الوجود حواشی سے مالامال کیا گیا؟ ہو سکتا ہے یہ کتاب اس سوال کا جواب ہو۔

پہلی بات یہ کہ اس کے مضامین کی ترتیب بہت متحمل مزاج قاری کو بھی کشمکش میں مبتلا کر کے تھکا دیتی ہے کہ وہ حقیقی طور پر یا بظاہر ان مضامین کے درمیان نقطۂ اتصال تلاش کر سکے۔ **دوسری بات** یہ ہے کہ کتاب میں بہت سے ایسی حصے ہیں جن کو وضاحت کے بغیر سمجھا نہیں جاسکتا۔ **تیسری بات** یہ کہ قارئین کی ایک بڑی تعداد کے لیے اس کتاب کا مطالعہ شجرِ ممنوعہ ہے... ان اعتراضات کے تدارک کے لیے درج ذیل اقتباسات کو منتخب اور ترجمہ کر کے ان کی وضاحت کی گئی اور ایک طریقہ کار کے مطابق انہیں ترتیب دیا گیا ہے۔"(۳۳) لین نے سیل کے ترجمہ ٔ قرآن کریم سے اور خاص طور پر اپنے تعارفی کلمات میں اس سے فائدہ اُٹھایا اور اس بات کا اعتراف سرورق پر یوں کیا گیا:

> Selections from the Kur-'an, commonly called in England, The Koran: with an interwoven commentary: Translated from the Arabic, methodically arranged, and illustrated by notes, chiefly from Sale's edition: to which in prefixed an introduction taken from Sale's preliminary discourse, with correction and additions.
>
> "منتخبات قرآن کریم، عام طور پر انگلستان میں اس کا نام قرآن عظیم ہے: مع ملی جلی ایک تفسیر کے: عربی سے ترجمہ کیا گیا، منظم انداز میں ترتیب دیا گیا، حواشی کے ذریعے واضح کیا گیا، بنیادی طور پر سیل کے ترجمے سے: اس کے ساتھ ملحق ہے سیل کے ابتدائی مقالہ سے ماخوذ ایک 'تعارف' تسامحات کی درستی اور اضافوں کے ساتھ۔"

کام کی تکمیل اس وقت ہوئی جب آپ انگلستان میں تھے۔ لیکن جب 1843ء میں کتاب اشاعت کے لیے پریس میں تھی تو مؤلف اپنے تیسرے دورۂ مصر پر تھے۔ اس لیے اشاعت میں چھپائی کی بہت سی اغلاط در آئیں۔(۳۴) تاہم کتاب کو اتنی کامیابی نصیب ہوئی کہ یہ فوراً ہی فروخت ہو گئی حتیٰ کہ ایک نسخہ حاصل کرنا بھی دشوار ہو گیا۔ رشتے میں آپ کے نواسے اسٹینلے لین پول ایک نئی، نظر ثانی شدہ اور بڑی اشاعت، کچھ تبدیلیوں کے ساتھ 1879ء میں سامنے لائے۔ آپ نے بہت سے حواشی ختم کر دیے اور متن میں ہی درج تفسیر کو مختصر کر کے زیریں حواشی میں تبدیل کر دیا۔ لین پول نے کچھ مزید اقتباسات کا اضافہ کیا، متن قرآنی میں جن کی نشان دہی مرحوم (ایڈورڈ ولیم لین) نے کی تھی۔(۳۵) تھیوڈور نولڈکے (1836-1930ء–Theodor Noldeke) کا بیان ہے کہ "قرآن کریم کے بہت سے اقتباسات کو ای۔ ڈبلیو۔ لین کے 'منتخبات قرآن عظیم' میں خوبصورتی

سے ترجمہ کیا گیا۔(۳۶)جیسن تھامپسن (Jason Thompsom) کہتا ہے کہ لین نے بہت معتبر کام کیا۔(۳۷)لیکن آربیری (1969-1905ء) کا خیال ہے کہ 'منتخبات قرآن عظیم' کوئی بڑی کتاب نہیں ہے اور اسے کوئی زیادہ وقعت نہیں دی گئی۔(۳۸)جب اسٹینلے لین پول نے "The Speeches and Table-Talk of the Prophet Muhammad"(حضرت محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کی تقاریر اور گفتگو) شائع کی، تو اس نے اپنے 'تعارف' کے آخر میں دیئے گئے حوالوں میں اس کا ذکر کیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے متعلق مزید معلومات کے لیے میں ضرور قاری کی توجہ لین کے "منتخبات قرآن حکیم" کی طرف دلاؤں گا اور خاص طور پر قرآن کریم کے وہ حصے جن کا تعلق یہودی اساطیر سے ہے جنہیں بوجوہ اس کتاب (منتخبات) سے نکال دیا گیا۔(۳۹) جے۔ایم۔راڈویل(1808-1900ء - J. M. Rodwell)جب اپنا ترجمہ'قرآن عظیم تیار کر رہا تھا تو اس نے بھی لین کے منتخبات کی طرف رجوع کیا۔تسمیہ کے ترجمے کے حوالے سے اظہارِ تشکر کے ساتھ اس نے یوں اعتراف کیا:

> "The rendering I have adopted is that of Mr. Lane in his extracts from the Koran"(۴۰)

"(تسمیہ کا)جو ترجمہ میں نے اختیار کیا یہ وہ ہے جو مسٹر لین نے اپنے 'منتخبات قرآن حکیم' میں اپنایا"۔

اے۔جے۔آربیری(1905-1969ء) کے مطابق لین کے منتخبات نے اپنے وقت میں یقیناً بہت اہم خدمات سر انجام دی ہوں گی اور اب بھی ان کا پڑھنا مفید ہونے کے ساتھ ساتھ روحانی خوشی کا باعث ہے۔(۴۱) آربیری اور لین کے منتخبات میں کیونکہ کچھ مماثلتیں ہیں اس لیے آربیری وضاحت کرتا ہے: ہوا یہ ہے کہ لین کے منتخبات قرآن حکیم ایک صدی سے کچھ زیادہ برس قبل، زیادہ درست طور پر 1843ء میں شائع ہوئے اور ایسا بھی ہوا ہے کہ مجھے ایک ایسی کتاب لکھنے کا خیال آیا جس میں، میں کوشش کروں گا کہ عام انگریز قاری کے لیے قرآن کریم کے مطالعے اور تفہیم کو آسان بنا دیا جائے۔ میں نے کچھ عنوانات کا خاکہ تشکیل دیا اور مشمولات کی ایک ترتیب بنائی جو میرے پڑھنے کی میز پر موجود دوسرے مؤلفین کے ساتھ ساتھ کافی حد تک لین کی کتاب کی ترتیب سے بھی مشابہہ تھی۔(۴۲) لین پول کے مطابق لین کا "تعارف" سیل کے "ابتدائی مقالہ" کا اختصار تھا لیکن اس میں انہوں نے اپنے علم سے کچھ اضافے بھی کیے۔(۴۳) سیل کا مقالہ بہت مفصل اور طویل تھا اور اس میں پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن سے متعلق بہت سے قابلِ اعتراض تبصرے بھی تھے۔ لین نے سیل کے ابتدائی مقالے سے تین عنوانات منتخب کیے: عرب قبل از محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، اسلام کا قیام اور قرآن حکیم۔ لیلیٰ احمد کے مطابق، پہلا اور تیسرا حصہ درحقیقت سیل کے مقالے سے من و عن لکھ دیا گیا۔(۴۴)

دوسرا حصہ جسے "Of the establishment of el-Islam"(اسلام کا قیام) نام دیا گیا، یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ پاک اور فروغِ اسلام کی کہانی ہے۔ لین پول نے جب کتاب کو مرتب کیا تو تبدیل کر کے اس کا عنوان 'محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] رکھ دیا۔(۴۵) لیلیٰ احمد کے مطابق لین نے سیل کے مقالے کے اس حصے میں بہت معمولی سی تبدیلی کی ہے۔(۴۶) بطور خاص وہ بیانات یا وضاحتیں جن کا تعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اسلام سے تھا اور جن سے ایک مسلمان اتفاق نہ کر سکے۔ مثال کے طور پر درج ذیل پیراگرافس جو سیل کے مقالے کا حصہ ہیں، جنہیں لین کے 'تعارف' سے نکال دیا گیا ہے۔

۱۔ اس بات میں معمولی سا بھی شک نہیں کہ محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] میں اس کی [نعوذ باللہ] شدید خواہش تھی کہ انہیں ایک غیر معمولی انسان کے طور پر جانا جائے۔ اس (مقام) کو وہ مؤثر طور پر اس ترکیب کے علاوہ نہیں حاصل کر سکتے تھے کہ وہ اس بات کا [نعوذ باللہ] جھوٹا دعویٰ کریں کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر اور انسانیت کو خدا کی مرضی سے آگاہ کرنے والے ہیں۔(۴۷) **۲۔** عربوں کے مزاج کے عین مطابق محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] [نعوذ باللہ] عورتوں کے بہت شائق تھے۔ **۳۔** جس مذہب کو محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] نے وجود بخشا اس کا منصوبہ، اس کی شکل اور اس تحریر شدہ وحی (جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے) 'قرآن کریم کے بہت سے مقامات پر جن سے متعلق آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے دعویٰ کیا کہ وہ قیام مکہ کے دوران آپ پر نازل ہوئے'۔(۴۸) کی فنی اختراع محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اپنا کام ہے جس سے ان کا قرآن تشکیل پایا۔(۴۹) **۴۔** اسلام [نعوذ باللہ] انسانی اختراع کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔(۵۰) **۵۔** محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] معجزانہ طور پر بچ گئے جب وہ چپکے سے ابو بکرؓ کے گھر چلے گئے۔(۵۱)

لین کی طرف سے کی گئی تبدیلیوں کی ایک مثال درج ذیل ہے:۔

جارج سیل نے لکھا:

> اپنی آسانی کے مطابق جینے کے مفید فیصلے سے آغاز کرنے کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک نئے مذہب کو قائم کرنے کا منصوبہ بنایا یا جیسے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی وضاحت کی، واحد سچے اور قدیم مذہب کو دوبارہ کھڑا کرنا۔ جس کی تبلیغ آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور تمام انبیاء نے کی، بڑے پیمانے پر ہونے والی اس بت پرستی کو ختم کر کے، جس میں آپ کے ہم وطنوں کی بڑی تعداد مبتلا تھی۔(۵۲)

لین نے اس میں یوں تبدیلی کی: اپنی شادی کے پندرہ سال بعد، جب آپ کی عمر چالیس برس ہو گئی، آپ نے پہلی مرتبہ اعلان فرمایا کہ آپ کو خدا نے بھیجا ہے... کہ واحد سچے اور قدیم مذہب کو دوبارہ زندہ کریں، جس کا دعویٰ آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ،

عیسیٰ اور تمام انبیاء نے کیا۔(۵۳) سیل اور لین کی زبان ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔ سیل کا رجحان پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی طرف ہے جبکہ لین کافی حد تک مؤدب ہیں۔ لین کے تحریر کردہ تعارف کے تیسرے حصے کا عنوان "قرآن کریم" ہے۔ یقیناً اس کے مشمولات سیل کے "On the Koran itself" (خود قرآن پر) سے اخذ شدہ ہیں۔ لیکن لین مواد کی چھان پھٹک میں بہت محتاط تھے۔ سیل نے کچھ ایسے جملے لکھے جن پر مسلمانوں کو اعتراض ہو سکتا تھا۔ جیسا کہ: آپ[صلی اللہ علیہ وسلم] نے [نعوذ باللہ] اپنی بناوٹی وحی [کی تشکیل] پر اپنی پوری صلاحیت صرف کر دی۔(۵۴) اس وقت قرآن کریم کا سب سے بڑا نظریہ خدا کی وحدانیت تھا۔ محمد[صلی اللہ علیہ وسلم] نے [نعوذ باللہ] جعلی طور پر اس نکتے کی بحالی کو اپنا سب سے بڑا مقصد قرار دیا۔(۵۵) قرآن کریم کو [نعوذ باللہ] محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] نے ایجاد کیا۔(۵۶) محمد[صلی اللہ علیہ وسلم] درحقیقت قرآن کریم کے [نعوذ باللہ] مصنف اور اہم ترین مؤجد تھے۔(۵۷) لین کی چھان پھٹک نے اپنے "تعارف" میں سے اس طرح کے [گستاخانہ] تمام تبصروں کو نکال باہر کیا اور آپ نے اس حصے کا آغاز درج ذیل روایت سے کیا:

> "وہ مسلمان جو قرآن کریم کے تلاوت کرتا ہے وہ ایک سنگترے کی طرح ہے جس کی خوشبو اور ذائقہ دونوں میٹھے ہوتے ہیں، وہ مسلمان جو قرآن کی تلاوت سے محروم ہے وہ کھجور کی طرح ہے، جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور ایک منافق جو قرآن کا مطالعہ نہیں کرتا وہ کڑوے تونبے (Colocynth) کی طرح ہوتا ہے۔ اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔ اور وہ منافق جو اس کی تلاوت کرتا ہے وہ میٹھی تلسی کی طرح ہے جس کی خوشبو مٹھاس والی لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔(۵۸)

لین نے نہ صرف سیل کے مقالے کی چھان پھٹک کی بلکہ اس میں کچھ مثبت جملے بھی شامل کیے۔ تعارف کے آغاز میں آپ کا اضافہ یوں ہے:

"قرآن کریم کا زبردست معیار یہ ہے کہ اس کے اصلی [منزل من اللہ] ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ خدا کے الفاظ محمد[صلی اللہ علیہ وسلم] تک آئے، آپ[صلی اللہ علیہ وسلم] نے اس کی تلاوت فرمائی، لوگوں نے اسے تحریر یا حفظ کر لیا۔ اور انہی الفاظ کو اب ہم پورے اعتماد کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں کہ یہ لگ بھگ تیرہ سو سال تک تبدیل نہیں ہوئے۔(۵۹) لین پول کی اشاعت میں منتخبات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ اسلام سے متعلق اور دوسرا علومِ اسلامیہ کے مطابق دیگر مذاہب کے بارے میں ہے۔ حصہ اول میں اقتباسات کی درج ذیل عنوانات کے تحت گروہ بندی کی گئی ہے: پہلی سورۃ فاتحہ، خدا، محمد[صلی اللہ علیہ وسلم] اور قرآن کریم، دوبارہ جی اٹھنا، جنت اور دوزخ، تقدیر، ملائکہ اور جن، سچا اور جھوٹا مذہب، مومنین اور کفار۔ دوسرے

حصے میں آپ نے قرآنِ کریم کے اقتباسات کا درج ذیل سرخیوں کے تحت انگریزی میں ترجمہ کیا: انبیاء کرام (علیہم السلام)، رُسُل (علیہم السلام) اور الہامی کتب، آدمؑ اور حوّاؑ، ہابیل اور قابیل، نوحؑ اور طوفان، عاد اور ثمود، ذوالقرنین، ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ اور برادرانِ یوسفؑ، ایوبؑ، شعیبؑ، موسیٰؑ اور قوم موسیٰؑ، طالوتؑ، داوٗدؑ، سلیمانؑ، یحیٰؑ، عزیرؑ، مسیحؑ۔ یہاں اس بات کی طرف اشارہ موزوں معلوم ہوتا ہے کہ اسٹینلے لین پول نے اسی طرح کی اپنی ایک کتاب "The Speeches and Table-Talk of the Prophet Muhammad" (پیغمبرِ اسلام حضرت محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کے خطبات اور گفتگو) کے زیرِ عنوان 1882ء میں شائع کیا۔ اس نے 1878ء میں منتخبات قرآن کریم پر نظر ثانی کی، اسے اشاعت کے لیے درست کیا اور اس کے مواد میں اضافہ کرکے 1879ء میں اسے شائع کیا۔ لین پول کا قرآن کریم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے لیے رویہ ایڈورڈ ولیم لین کی نسبت تھوڑا سا مختلف ہے۔

لین واضح طور پر اپنے پیش لفظ میں اعتراف کرتے ہیں: ''میں نے سیل کے ترجمۂ قرآن کریم کو مستقلاً اپنے سامنے رکھا اور جب مجھے اپنے ترجمۂ قرآن کریم پر اسے فوقیت دینے کی وجہ ملی میں نے ہمیشہ اس کی پیروی کی لیکن اکثر و بیشتر ایسا ہوا کہ میرے ترجمہ کیے ہوئے پیراگراف کا اس کے ترجمہ قرآن سے تقابل کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔(۶۰) لین نے اپنے پیش لفظ میں یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ آپ نے سیل کے حواشی سے بھرپور فائدہ اُٹھایا ہے۔ لیلیٰ احمد کے مطابق لین نے سیل کے حواشی کو ان عربی تفاسیر ____ جن سے وہ بظاہر اخذ کیے گئے تھے ____ سے جانچا تو یہ مستور حقیقت سامنے آئی جو اس وقت تک معلوم نہیں تھا، کہ سیل کے حواشی براہِ راست عربی تفاسیر سے نہیں بلکہ مراچی کے لاطینی ترجمہِ قرآن اور اس کے حواشی سے اخذ شدہ ہیں۔ گاہے گاہے لین کے اضافے عربی تفاسیر سے اس کے براہِ راست اخذ و استفادے کے ثمرات ہیں۔(۶۱)

سورۃ البقرہ کی ابتدائی سات آیات ''الم o ذَلِکَ الْکِتَابُ لاَ رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ o الَّذِیْنَ یُؤْمِنُونَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُونَ الصَّلاۃَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنفِقُونَ o والَّذِیْنَ یُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَیْکَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِکَ وَبِالآخِرَةِ هُمْ یُوقِنُونَ o أُوْلَـئِکَ عَلَی هُدًی مِّن رَّبِّهِمْ وَأُوْلَـئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ o إِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُواْ سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لاَ یُؤْمِنُونَ o خَتَمَ اللّهُ عَلَی قُلُوبِهمْ وَعَلَی سَمْعِهِمْ وَعَلَی أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عظِیْمٌ'' کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

> A. L. M. Respecting this Book there is no doubt; it is a guidance for them that fear Him, who believe in the unseen, and perform the prayer, and of what We have bestowed on them expend and who believe in that which hath been sent down to thee, and what hath been sent down before thee, and have firm assurance of the life to come. Those follow a right direction from their Lord, and those they are who shall prosper. As for those who have disbelieved, it will be equal to them whether thou admonish them or admonish them not: they will not believe. God hath

sealed their hearts and their ears, and over their eyes is a covering, and for them is [ordained] a great punishment. (۲۲)

"ا۔ل۔م۔ اس کتاب کے بارے میں کوئی شک نہیں۔ یہ ان کے لیے ہدایت ہے جو اس (اللہ) سے ڈرتے ہیں۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے عطا فرمایا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو اس پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم نے آپ ﷺ پر نازل فرمایا، جو آپ ﷺ سے پہلوں پر نازل فرمایا اور موت کے بعد کی زندگی پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے سیدھے راستے پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پائیں گے۔ جہاں تک ان کا تعلق ہے جنھوں نے کفر کیا، ان کے لیے یہ برابر ہے چاہے آپ ﷺ ان کو خبردار کریں یا خبردار نہ کریں: وہ ایمان نہیں لائیں گے خدا نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے، اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے، اور ان کے لیے عذاب عظیم کا [حکم دیا گیا]۔"

اس اقتباس کا سیل کے ترجمۂ قرآن کے ساتھ موازنہ کرنے سے اس کی خصوصیات کو نمایاں کیا جاسکتا ہے۔ پہلی بات یہ کہ لین کی زبان بہت سادہ اور آسانی سے سمجھ آنے والی ہے۔ دوسری بات یہ کہ خدا کے لیے استعمال ہونے والے ضمائر کا پہلا حرف بڑا(Capital) ہے۔ تیسری بات یہ کہ آپ نے اپنے ترجمے میں عربی الفاظ کے لفظی معنی کو برقرار رکھا۔ سیل اور لین کے عربی الفاظ کے تراجم کا تقابل درج ذیل ہے:

لین کا ترجمہ	سیل کا ترجمہ	عربی
the Unseen	The mysteries of faith	الغیب
(they) expend	distribute alms	یو قنون

سیل کے برعکس لین نے ''اَلْمُلْک'' کا ترجمہ 'the dominion' بااختیار حکومت کی عملداری' کیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الملک کی پہلی آیۃ مبارکہ میں ہے: تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَہُوَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (الملک ٦٧: ١)

Blessed be He in whose hand is the dominion and who is all-powerful. (۲۳)

"پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں بااختیار حکومت کی عملداری ہے اور جو تمام اختیار کا مالک ہے۔"

اور لین نے رب العالمین کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"The Lord of the world."(٦٤) (دنیا کا بادشاہ) کچھ مسلمان مترجمین نے بھی اس مرکب اضافی کا غلط ترجمہ کیا ہے۔ کچھ اقتباسات میں لین کا ترجمہ سیل کے بہت قریب یا بالکل اس جیسا ہی ہے۔ درج ذیل مثالیں ملاحظہ ہوں۔

عربی	سیل کا ترجمہ	لین کا ترجمہ
إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (التکویر ٨١:١)	When the sun shall be folded up; جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا	When the sun shall be wrapped up, جب سورج کو ڈھانپ دیا جائے گا
وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ (التکویر ٨١:٢)	And When the stars shall fall; اور جب ستارے گریں گے	And when the stars shall fall down, اور جب ستارے نیچے گریں گے
وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ (التکویر ٨١:٣)	And when the mountains shall be made to pass away; اور جب پہاڑیوں کو دور ہٹا دیا جائے گا	And when the mountains shall be made to pass away, اور جب پہاڑیوں کو دور ہٹا دیا جائے گا
وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (التکویر ٨١:٤)	and when the camels ten months gone with young shall be neglected اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کو نظر انداز کر دیا جائے گا	And when the camels ten months gone with young shall be neglected اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کو نظر انداز کر دیا جائے گا
وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ (التکویر ٨١:٥)	And when the wild beasts shall be gathered together; اور جب جنگلی درندوں کو جمع کر دیا جائے گا	And when the wild beasts shall be gathered together, اور جب جنگلی درندوں کو جمع کر دیا جائے گا
وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (التکویر ٨١:٦)	And when the seas shall boil; اور جب سمندر اُبل پڑیں گے	And when the seas shall overflow, اور جب سمندر چھلک پڑیں گے
وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ (التکویر ٨١:٧)	And when the souls shall be joined again to their bodies. (٦٥) اور جب روحوں کو دوبارہ ان کے اجسام میں داخل کر دیا جائے گا	And when the souls shall be joined to their bodies. (٦٦) اور جب روحوں کو ان کے اجسام میں داخل کر دیا جائے گا

تاہم ان دونوں تراجم کے درمیان بہت سے اختلافات بھی ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل مثال سے ظاہر ہوتا ہے:

عربی	سیل کا ترجمہ	لین کا ترجمہ
وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ٥ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ٥ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ(الواقعہ ٥٦:٢٧-٢٩)	And companions of the right hand (how happy shall the companions of the right hand be!) shall have their abode among lote-trees free from thorns, and trees muaz loaded regularly with their produce from top to bottom; اور داہنے ہاتھ والے (اور داہنے ہاتھ والے کتنے خوش ہوں گے) ان کا مسکن بیری کے درختوں	And the people of the right hand - what [shall be] the people of right hand! [They shall dwell] among lote-trees without thorns and bananas loaded with fruit, اور داہنے ہاتھ والے۔ واہ کیا ہوں گے داہنے ہاتھ والے لوگ! وہ بیری کے درختوں کے درمیان رہیں گے جو

لین کا ترجمہ	سیل کا ترجمہ	عربی
کانٹوں کے بغیر ہوں گے۔ اور کیلے سے لدے درخت ہوں گے	کے درمیان ہو گا جو بے خار کی ہوں گی اور کیلے کے پھل سے لدے ہوئے درخت جو اوپر سے نیچے تک بار بار پھل دیتے ہیں۔	
And a shade ever-spread, بہت دور تک پھیلا ہوا گھنا سایہ	under an extended shade ایک گھنی چھاؤں میں	وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ (الواقعہ ۵۶:۳۰)
And water ever-flowing, اور ہمیشہ بہتے پانی کے جھرنے	near a flowing water بہتے ہوئے پانی کے جوار میں	وَمَاء مَّسْكُوبٍ (الواقعہ ۵۶:۳۱)
and fruits abundant, unstayed اور وافر پھل، نہ ختم ہونے والے	and amidst fruits in abundance, which shall not fail میوہائے کثیرہ کے درمیان جو نہ کبھی ختم ہوں گے	وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوعَةٍ (الواقعہ ۵۶:۳۲۔ ۳۳)
and unforbidden, اور غیر ممنوع	nor shall be forbidden to be gathered: اور نہ ہی انہیں جمع کرنے سے روکا جائے گا	وَلَا مَمْنُوعَةٍ (الواقعہ ۵۶:۳۳)
And couches raised. اور بلند مسہریاں	and they shall repose themselves on lofty beds. وہ اپنے آپ کو بلند بستروں پر استراحت کے لیے لٹائیں گے	وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ (الواقعہ ۵۶:۳۴)
Verily we have created them by a [peculiar] creation, یقیناً ہم نے انہیں ایک [خاص] مخلوق بنایا	verily we have created the demsels of paradise by a peculiar creation: بے شک ہم نے جنت کی حوروں کو ایک خاص مخلوق (کے طور پر) بنایا	إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاء (الواقعہ ۵۶:۳۵)
and have made them virigins, اور انہیں کنواریاں بنایا	and we have made them virigins, ہم نے ان کو کنواریاں بنایا	فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَاراً (الواقعہ ۵۶:۳۶)
Beloved of their husbands, of equal age [with them], اپنے شوہروں کی پیاریاں اور [ان کی] ہم عمر	beloved by their husbands, of equal age with them; اپنے شوہروں کی پیاریاں اور ان کی ہم عمر۔	عُرُباً أَتْرَاباً (الواقعہ ۵۶:۳۷)
For the people of the right hand, داہنے ہاتھ والوں کے لیے	for the delight of the companions of the right hand, اور سیدھے ہاتھ والوں کی خوشی کے لیے	لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ (الواقعہ ۵۶:۳۸)
A crowd of the former generations And a crowd of the latter generations. (۶۸) پچھلی نسل کا ایک جم غفیر اور آنے والی نسل کا ایک اژدھام [ہو گا]۔	there shall be many of the former religions, and many of the latter. (۶۷) بہت سے پچھلے مذاہب والوں میں سے اور بہت سے بعد والے مذاہب میں سے ہوں گے	ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ○ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ (الواقعہ ۵۶:۳۹۔ ۴۰)

متن کے اندر دی ہوئی لین کی تفسیر قرآن کو درج ذیل مثالوں کے ترچھے حــــروفـــــ(Italics)میں دیکھا جاسکتا ہے۔

And remember Our servant Job [Eiyoob] when he called unto his Lord, Verily the Devil hath afflicted me with calamity and pain. (The affliction is attributed to the devil, though all was from God.) And it was said unto him, Strike the earth with thy foot. And he did so; whereupon a fountain of water sprang forth. And it was said, this is cool water for thee to wash with, and to drink. So, he washed himself and drank; and every disease that he had, external and internal, quitted him. And We gave unto him his family, and as many more with them (that is, God raised to life for him those of his children who had died, and blest him with as many more), in Our mercy and as an admonition unto those who are endowed with faculties of understanding. (۶۹)

اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب سے کہا۔ بلاشبہ شیطان نے مجھے ایذاء اور تکلیف دے رکھی ہے (تکلیف کو شیطان کی طرف سے کہا گیا اگرچہ سب کچھ خدا کی طرف سے تھا) اور اس (ایوب) سے کہا گیا، زمین پر پاؤں مارو۔ اور اس نے ایسا کیا۔ وہاں سے پانی کا ایک چشمہ پھوٹ نکلا۔ اور کہا گیا۔ یہ ٹھنڈا پانی تمہارے لیے ہے۔ اس سے (اپنے بدن کو) صاف کرو اور اسے پیو۔ تو اس نے خود کو صاف کیا اور (اسے) پیا۔ ہر اندرونی اور بیرونی بیماری جو اسے لاحق تھی، اس سے دور ہو گئی۔ اور ہم نے اس کا خاندان اسے عطا کیا اور ان کے ساتھ اور بھی بہت سے (انعامات عطا کیے یعنی اللہ نے اس کی خاطر اس کے ان بچوں کو زندگی عطا فرمائی جو (کافی عرصہ پہلے) مَر چکے تھے، اور اسے مزید بہت سی اولادیں عطا کیں)۔ ہماری رحمت سے اور جنہیں سمجھ عطا کی گئی۔ ان کی تنبیہ کے لیے۔

Remember when the wife of 'Imran said, (when she became aged, and desired offspring, wherefore she supplicated God, and became sensible of pregnancy,) O my Lord verily I devote unto Thee what is in my womb, to be dedicated to the service of Thy holy house: then accept [it] from me; for Thou art the Hearer of prayer, the Knower of intentions. And 'Imran perished while she was pregnant. And when she gave birth to it,(namely her daughter; and she was hoping that it might be a boy; since none but boys were dedicated) she said, O my Lord, verily I have brought forth a female, (and God well knew what she had brought forth), and the male is not as the female, the latter not being fit for the service[of the temple]; and I have named her Mary [Maryam]; and I beg thy protection for her and her offspring from the accursed Devil. [In the traditions (it is said), No child is born but the devil hath touched it at the time of its birth, wherefore it first raiseth its voice by crying, excepting Mary and her son.].(۷۰)

یاد کرو جب عمران کی زوجہ نے کہا(جب وہ عمر رسیدہ ہو گئی، اور اولاد کی خواہش کی، تب اس نے خدا سے دعا کی، اور اسے حمل محسوس ہوا) اے میرے خدا جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں اسے تمہارے لیے وقف کرتی ہوں، تا کہ وہ تمہارے مقدس گھر کی خدمت کے لیے مخصوص رہے: تو میری طرف سے [اسے] قبول فرما؛ کیونکہ تم دعائیں سننے والے ہو، ارادوں کو جاننے والے: اور اس کے حمل کے دوران عمران فوت ہو گیا اور جب اس نے اسے جنم دیا (جو اس کی بیٹی تھی؛ وہ لڑکے کی اُمید لگائے بیٹھی تھی: کیونکہ صرف لڑکوں کو ہی وقف کیا جاتا تھا) اس نے کہا اے میرے خدا بلاشبہ میں تو ایک بچی لے آئی ہوں (اور خدا بہتر جانتا تھا کہ وہ کیا لے کر آئی تھی) اور لڑکا ایک لڑکی کی طرح نہیں ہوتا۔ لڑکی [معبد کی] خدمت کے لیے موزوں نہیں ہوتی اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے۔ اور میں اس کے لیے اور اس کے بچے کے لیے شیطان مردود سے تمہاری حفاظت کی درخواست گذار ہوں۔ [روایت میں (یہ کہا گیا) مریم اور اس بچے کے علاوہ جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے شیطان اس کی پیدائش کے وقت اسے مس کرتا ہے۔ اس لیے ہر (بچہ) رو کر اپنی آواز بلند کرتا ہے۔]

اسٹینلے لین پول کے مطابق ترچھے حروف میں لکھے گئے *(Italics)* الفاظ تفسیر جلالین سے لیے گئے ہیں۔ اور خطوطِ وحدانی والے الفاظ لین کا اپنا اضافہ ہیں۔ یہ (اضافے) وہاں شامل کیے گئے ہیں جہاں انگریزی اور عربی محاورے کے درمیان فرق (کو واضح کرنے) کے لیے ان کی ضرورت ہوتی۔ (۷۱)

عربی۔ انگریزی لغت (An Arabic English Lexicon)

لین کا سب سے بڑا کارنامہ اس کی عربی۔ انگریزی لغت "An Arabic-English Lexicon" ہے۔ لین کے مطابق سید مرتضیٰ الزبیدی (م1205ھ / 1791ء) کی تاج العروس وہ مصدر ہے جہاں سے اس نے اپنی لغت کے لیے زیادہ تر مواد حاصل کیا۔ جو بہت زیادہ توقعات اس سے وابستہ کی گئیں تھیں، لغت کی طباعت نے ان توقعات سے بڑھ کر اس کی کامیابی پر مہرِ تصدیق ثبت کی۔ جیسا کہ فرانسیسی مستشرق جولیس موہل (م1876ء-Jules Mohl) نے کہا اس کا ہر حصہ ایک مکمل مقالہ ہے۔ اس خاص موضوع پر جو کچھ شامل کیا جا سکتا تھا اسے لکھ دیا گیا۔ (۷۲) ہر بیان کے بعد مخففات ہیں جو ان مصادر کی طرف اشارہ کرتے ہیں جن سے انہیں اخذ کیا گیا سوائے ان مقامات کے جہاں قوسین کے اندر متن میں درج تفسیر کے تحت وہ اپنے ذاتی تبصرے اور تنقیدات لکھتا ہے۔ اس طرح استناد اور حاکمیت کے نقطۂ نظر سے یہ لغت طالب علم کے لیے اتنی کافی ہے کہ جیسے اس کے پاس وہ تمام اصلی مخطوطات موجود ہوں، جن سے اسے تالیف کیا گیا۔ جہاں مقامی لغت نویسوں کا طریقہ کار غیر واضح ہے۔ معانی کے بعد معانی کسی باقاعدہ نظم کے بغیر چلے آتے ہیں، لین اس کوشش میں کامیاب ہوا کہ اس نے ہر لفظ کو ایک منطقی ترتیب کے

ساتھ رکھا۔ ابتدائی اور ثانوی معانی میں امتیاز کیا اور مادے کے ناقابل توضیح تضادات کے غیر منظم آمیزے کے بجائے مختلف مفاہیم کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ اسلوب اور مواد کی اہمیت کو یورپ کے مستشرقین نے فوراً جان لیا۔ مخالفت کا کوئی سوال نہ تھا: ہر کوئی مکمل طور پر متفق تھا کہ اس ماہر کی رائے کو تسلیم کرے جسے وہ غیر متنازع سمجھے۔ جرمنی کے عظیم ترین ماہر عربی ڈاکٹر فریڈرک ڈائیٹیریسی(Dr. Friedrich Dieterici – 1903-1821)اپنے ذاتی مقالات لین کو وقتاً فوقتاً بھیجتے رہتے جن میں لین کے لیے یہ الفاظ لکھے ہوتے: ہمارے عظیم ماہر (عربی دان) اور اسی طرح کے دوسرے توصیفی الفاظ۔ ان کا خراج تحسین اس احترام کی ایک مثال ہے جو عربی زبان کے خزانہ دار اور محافظ کے لیے وہ محسوس کرتے۔(۷۳)ابتدائی مطالعے کے بعد لین نے تاج العروس اور جو دوسری لغات اس نے جمع کر رکھی تھیں ان کے مدد سے اپنی لغت ترتیب دینا شروع کر دی۔(۷۴)اپنے اس مسودے کی ترتیب و تدوین میں اسے تیرہ سال لگ گئے۔(۷۵)

ایڈورڈ ولیم لین کی عربی۔ انگریزی لغت کی پہلی جلد 1863ء اور دوسری دو برس بعد 1865ء میں شائع ہوئی۔ تیسری جلد 1867ء اور چوتھی 1870ء میں سامنے آئی لیکن مجموعی اشاعت کے ____ ایک نسخے کے علاوہ ____ ایک ہزار نسخے بدقسمتی سے ناشر کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی جل گئے۔ اس طرح ساری لغت کو دوبارہ چھاپنا پڑا۔ اسی لیے یہ 1872ء تک سامنے نہ آسکی۔ دو برس کے لازمی وقفے کے بعد پانچویں جلد 1874ء میں طبع ہوئی۔ چھٹی جلد کو نصف (صفحہ 2386 تک) ہی شائع کرنا پڑا کہ اس کے مؤلف 10 اگست 1876ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ وہ اپنی وفات سے پہلے اپنی "عربی۔ انگریزی لغت" کی ترتیب میں عربی کے اکیسویں حرف قاف (ق) تک پہنچے تھے۔ بعد ازاں رشتے میں ان کے نواسے اسٹینلے لین پول نے کام کو جاری رکھا اور اس جلد کو 1877ء میں مکمل کیا۔ اس جلد کے ساتھ لین پول نے ایڈورڈ ولیم لین کا ایک تذکرہ منسلک کیا ہے جس پر تاریخ تکمیل جولائی 1877ء ہے۔ ساتویں جلد 1885ء میں اور آٹھویں جلد 1893ء میں شائع ہوئی۔ لین کی مکمل "عربی۔ انگریزی لغت" 3064 صفحات پر مشتمل ہے۔ جیسن تھامپسن (Jason Thompson)کے مطابق اسٹینلے لین پول (Stanley Lane-Poole)نے معتبر کام کیا لیکن اپنے (رشتے کے) نانا کے درجے کو نہ چھو سکا۔(۷۶)لین پول نے غریب اللغات کی کتب کے دوسرے سلسلے کی کبھی کوشش نہیں کی جس کا لین نے منصوبہ بنایا تھا۔ مائیروسلو کریک (Miroslav Krek)نے بیان کیا ہے کہ جی۔ ایف فریٹیگ (G. F. Freytag) کی اضافی (خالی) صفحات والی لغت کا ایک نسخہ انگلستان سے ملا ہے، اندرونی شہادتوں کی بناء پر ثابت ہوا ہے کہ وہ لین کا مشقی نسخہ تھا جس میں کچھ اس کی تحریری یادداشتیں اور وہ غریب الفاظ تھے جو اس کی لغت میں نہیں تھے۔ قلمی یادداشتیں لغت کی غیر شائع شدہ دوسری کتاب کے حصوں پر مشتمل تھیں، جس میں غریب الفاظ و محاورات کو لانے کا ارادہ تھا لیکن جو کبھی اشاعت کے مرحلے تک نہ پہنچی۔(۷۷)

قرآن کریم کی انگریزی میں تفہیم کے لیے لین کی لغت نے ایک عظیم پیش قدمی کی بنیاد رکھی کیونکہ کوئی بھی شخص جو عربی کی مبادیات سے واقف ہو وہ اس کی مدد سے قرآنی الفاظ کے معانی تلاش کر سکتا ہے۔ معروف مترجمین قرآن کریم نے قرآنی متن کو انگریزی میں ڈھالنے کے لیے اس کا استعمال کیا ہے۔ ای۔ ایچ۔ پامر (E.H. Palmer – 1882-1840)نے اپنے ترجمۂ قرآن کے تعارف میں لین کی لغت کا حوالہ دیا ہے۔(۷۸)عبداللہ یوسف علی (1872-1953ء)(۷۹)اور محمد اسد (1900-1992ء)(۸۰)نے اسے حوالے کی ایک کتاب کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ لین نے ایک بڑی تعداد میں آیاتِ قرآنی اور اجزائے آیات کا اپنی ضخیم لغت میں ترجمہ کیا ہے۔ کچھ مثالیں یہاں دی جاتی ہیں:

1۔ لین کے مطابق ''اذ'' ایک ایسا کلمہ ہے جو ماضی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس نے مخففات کی صورت میں سات اسناد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پھر اس نے قرآن کریم کے اندر اس کے استعمال کی تین مثالیں انگریزی ترجمے کے ساتھ نقل کیں:

(الف) وَإِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلاَئِکَةِ (البقرہ ۲:۳۰)

And when thy Lord said unto the angels

''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا''

(ب) وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ (البقرہ ۲:۱۲۵)

And when Abraham was rearing the foundations

''اور جب ابراہیمؑ (اللہ کے گھر کی) بنیادیں اُٹھا رہے تھے۔''

(ج) إِلاَّ تَنصُرُوہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّہُ إِذْ أَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُواْ ثَانِیَ اثْنَیْنِ إِذْ ہُمَا فِیْ الْغَارِ إِذْ یَقُولُ لِصَاحِبِہِ لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللّہَ مَعَنَا (التوبۃ ۹:۴۰)

If ye will not aid him, verily God aided him when those who disbelieved expelled him, being the second of two, when they two were in the cave, when he was saying to his companion, Grieve not thou, for God is with us. (۸۱)

''اگر تم اس کی مدد نہیں کرو گے یقیناً خدا اس کی مدد کرے گا جب وہ جو کافر ہیں انہوں نے اس کو نکال دیا، دو میں سے دوسرا ہوتے ہوئے، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی کو کہہ رہا تھا، تم غم نہ کرو، کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔''

آیات کے ان اجزاء کا ترجمہ جارج سیل (George Sale) کے ترجمہ سے مختلف ہے جو لین کی ''عربی۔ انگریزی لغت'' سے پہلے شائع ہو چکا تھا۔

2۔ لین کے مطابق لفظ ''رحمۃ'' کا معنی رحم، ترس یا ترحم ہے۔ اس نے درج ذیل آیات کے اجزاء کو نقل کرکے اپنا ترجمہ اس میں شامل کیا ہے۔

(الف) وَأَدۡخَلۡنَاهُ فِیۡ رَحۡمَتِنَاۤ (الانبیاء ۲۱:۷۵)

And We caused him to enter into our mercy

"اور ہم نے اسے اپنی رحمت میں داخل کیا۔"

(ب) یَخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهِ مَن یَشَآءُ (آل عمران ۳:۷۴)

And God distinguishes with his gift of Prophecy (*rahma*) whom He wills, or his prophetic office or commission

"اور خدا اپنی نبوت (رحمۃ) کے انعام سے جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے، یا اپنی رسالت سے، یا مامور کرنے سے۔"

3۔ لین کے مطابق فعل "حَمَلَ" کا معنی ہے "اس نے اسے اُٹھایا، اُٹھا لے گیا، اسے اوپر اُٹھایا اور لے گیا، پہنچا دیا، یا اُٹھا کر نیچے رکھ دیا یا اُٹھا کر پرے رکھ دیا۔ اس کے مختلف مشتقات کی وضاحت کرتے ہوئے اس نے ذیل میں ان آیات کا متن نقل کیا ہے جن میں یہ لفظ موجود ہے، ان کے بعد اس کا اپنا انگریزی ترجمہ ہے:

(الف) حَمَلَتۡ حَمۡلاً خَفِیۡفاً (الاعراف ۷:۱۸۹)

She bore a light burden

"اس نے ایک خفیف بوجھ (حمل) اٹھایا۔"

(ب) وَكَأَیِّن مِن دَآبَّةٍ لَا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا (العنکبوت ۲۹:۶۰)

And how many a beast is there that does not bear its sustenance.

"اور کتنے جانور ایسے ہیں جو اپنا رزق اُٹھائے نہیں پھرتے۔"

(ج) فَإِنَّمَا عَلَیۡهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیۡكُم مَّا حُمِّلۡتُمۡ (النور ۲۴:۵۴)

Upon him rests only that which he has had imposed upon him; and upon you, that which ye have had imposed upon you

"اس پر صرف اس چیز کا ادا کرنا ہے جو اس نے خود پر لازم کر لیا ہے اور تم پر اس چیز کا ادا کرنا ہے جو تم نے خود پر لازم کر لیا ہے۔

(د) رَبَّنَا وَلاَ تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَا إِصۡراً كَمَا حَمَلۡتَهُ عَلَى الَّذِیۡنَ مِن قَبۡلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلۡنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ (البقرہ ۲:۲۸۶)

> O our Lord, and do not Thou impose upon us a burden, like as Thou imposedst it upon those before us: O our Lord, and do not Thou impose upon us that which we have not power to bear
>
> "اے ہمارے پروردگار تم ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالنا جیسا تم نے ان پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے: اے ہمارے خدا! تم ہم پر وہ بوجھ بھی نہ ڈالنا جس کو برداشت کرنے کی ہم میں طاقت نہیں۔"

جیسن تھامپسن (Jason Thompson) کے مطابق لین کی "عربی۔ انگریزی لغت" آج بھی ایک نہایت معتبر حوالہ ہے۔ (۸۲) اور بہت کم علماء نے مشرقِ وسطیٰ کے مطالعے پر اتنا دیرپا اثر ڈالا ہے جتنا کہ لین نے (۸۳) جب کہ آربیری نے اس

لغت سے متعلق کہا "لین کی لغت کسی بھی یورپی عالم کے طرف سے کی جانے والی شاید عربی علوم کی عظیم ترین خدمت ہے اور اسے کسی بھی ماہر لسانیات کی طرف سے کسی بھی زبان کے لیے کی جانے والی سب سے اہم خدمت شمار کرنا چاہیے۔"(۸۴) ایڈورڈ سعید (Edward Sa'id–1935-2003ء) جس نے لین کی شخصیت میں استشراقی انانیت کا مشاہدہ کیا ہے، وہ مستشرقین میں ان کے مقام کو یوں تسلیم کرتا ہے: "وہ ایک سند کا درجہ رکھتے تھے۔ صرف مصر کے حوالے سے نہیں بلکہ مشرقی علوم سے متعلق لکھنے یا سوچنے والے ہر فرد کے لیے ان کی لغت کا استعمال لازم تھا"۔(۸۵)

خلاصہ بحث

تھامس پیٹرک ہیوز (Thomas Patrick Hughes–1838-1911ء) نے بالکل موزوں بات کی کہ اسلام کے موضوع پر کسی بھی لکھنے والے کے لیے ناممکن ہے کہ وہ نہ صرف سر ولیم میور (Sir William Muir–1819-1905ء) کی کتب بلکہ جناب لین کے کاموں کا احسان اُٹھائے بغیر ایسا کر سکے۔(۸٦) لیلیٰ احمد نے اس کے متعلق سچ کہا، 'برطانیہ کا پیدا کیا ہوا عظیم ترین مستشرق'۔(۸۷) مغربی مستشرقین میں ایڈورڈ ولیم لین (Edward William Lane) کا ایک منفرد مقام ہے۔ ان سے قبل، سب تو نہیں لیکن بہت سے مغربی علماء، اسلام کی قدر و منزلت کو گھٹانے کی نیت سے کام کرتے رہے۔ قرآن کریم کے کچھ تراجم کا مقصد مبینہ طور پر اس کے قارئین کو قرآن میں [بزعم خود] پائے جانے والے مہملات سے آگاہ کر کے ان کی تردید کرنا تھا۔ اس قبیل کے مستشرقین دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی، عیسائی روایات سے بہت کچھ اخذ کیا اور اسے قرآن کریم کے متن میں شامل کر دیا۔ مسلمانوں کا خیال ہے کہ انہوں (مستشرقین) نے ان کے صحیفۂ آسمانی کی بہت سی آیات کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ کیونکہ یا تو متن کے معانی میں جان بوجھ کر تحریف کی گئی یا عربی اور اسلامی علوم سے کم آگاہی کی بناء پر غلطیاں ہو گئیں لیکن لین اس طرح کے استشراقی رویوں سے مبرا تھے۔ آپ نے قرآن کریم کے من و عن ترجمے کے لیے مخلصانہ کوششیں کیں۔ ان کے ترجمۂ قرآن کو ایک ہمدردانہ ترجمہ کہنا چاہیے کہ لین نے ان الفاظ کے استعمال سے گریز کیا جو اسلام کے پیروکاروں کی دل شکنی کا باعث ہو سکتے تھے۔ جن اقتباسات کا آپ نے ترجمہ کیا وہ آپ کی انتہائی احتیاط اور درستی کا مظہر ہیں۔ لین ایک ماہر دینیات سے زیادہ ایک لغت نویس اور مترجم تھے۔ انھیں عربی زبان اور تہذیب و ثقافت سے بہت پیار تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اس مذہب پر قائم رہتے ہوئے جو انھیں ان کے والدین سے وراثت میں ملا تھا، اسلام کے حوالے سے اس نوعیت کے کھلے پن کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے جارج سیل (George Sale) کے ابتدائی مقدمے (Preliminary Discourse) کو اپنے منتخبات کے تعارف میں اختصار کا جامہ پہنایا تاکہ یا تو وہ ان تمام تعبیرات کو نکال باہر کریں جو مسلمانوں

کے جذبات کو ٹھیس پہنچا سکتی ہیں یا انہیں اس طریقے سے تبدیل کریں کہ وہ اسلام کے پیروکاروں کے لیے قابلِ قبول بن جائیں۔ ترجمہ کرنے میں لین کی ایمانداری، عربی زبان میں مہارت اور علمی سنجیدگی کے رویوں نے انھیں مسلم دنیا میں مقبول بنا دیا۔اس طرح یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ایڈورڈ ولیم لین نے قرآن کریم کی عظیم خدمت کی۔ نہ صرف اپنے منتخبات کے ذریعے بلکہ اپنی "عربی۔ انگریزی لغت" کے ذریعے بھی۔ ان کے بعد میں شامل کیے جانے والے تراجم ان کے منتخبات کی نسبت زیادہ پختہ معلوم ہوتے ہیں اور اگر وہ لغت کے کام کے بعد اپنے منتخبات کو شائع کرتے تو ان کا ترجمہ تمام مستشرقین کے تراجم قرآن میں بے مثال ہوتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1. Lane-Poole, Stanley, Life of Edward William Lane, (London: Williams and Norgate, 1870) pp.10-12
2. Arberry, Arthur J., The Lexicographer: Edward William Lane. In oriental essays by A. J. Arberry, (London: Curzon Press, 1997) 2nd ed., pp.87-121
3. Lane-Poole, Stanley, Memoir of Edward William Lane, An Arabic-English Lexicon (London: Williams and Norgate, 1877) vol.6, p.vi
4. Ibid, pp.12-13
5. Arberry, Arthur J., The Lexicographer: Edward William Lane. In oriental essays by A. J. Arberry, (London: Curzon Press, 1997) 2nd ed., pp.88-89
6. Lane, Edward W., Description of Egypt, ed. with an introduction by Jason Thompson (Cairo: American University in Cairo Press, 2000) p.1
7. Ibid, p.5
8. Arberry, Arthur J., The Lexicographer: Edward William Lane. In oriental essays by A. J. Arberry, (London: Curzon Press, 1997) 2nd ed., p.88
9. Lane-Poole, Stanley, Life of Edward William Lane, (London: Williams and Norgate, 1870) pp.15-17
10. Lane, Edward W., Description of Egypt, ed. with an introduction by Jason Thompson (Cairo, American University in Cairo Press, 2000) p.1
11. Lane-Poole, Stanley, Memoir of Edward William Lane, An Arabic-English Lexicon (London: Williams and Norgate, 1877) vol.6, p.xiii
12. Lane, Edward W. An account of the manners and customs of the modern Egyptians written in Egypt during the years 1833-34 and 35 (London: Charles Knight & Co., 1846) 3 vols
13. Lane-Poole, Stanley, Memoir of Edward William Lane, An Arabic-English Lexicon (London: Williams and Norgate, 1877) vol.6, p.xiii
14. Arberry, Arthur J., British Orientalists (London: William Collins, 1943) p.20
15. Lane, Edward W., Selections from the Kur-'an, commonly called in England, The Koran: with an interwoven commentary, translated from the Arabic, methodically arranged, and illustrated by notes, chiefly from Sale's edition: to which is prefixed an introduction taken from Sale's preliminary discourse, with correction and additions (London: James Madden and Co., 1843)

16. Lane-Poole, Stanley, Memoir of Edward William Lane, An Arabic-English Lexicon (London: Williams and Norgate, 1877) vol.6, p.xiii
17. Ahmad, Leila, Edward W. Lane (London: Longman, 1978) p.32
18. Ibid
19. Thompson, J., Edward William Lane in Egypt, Journal of the American Research Centre in Egypt, 34:243-61, 1997, p.247
20. Lane, Edward W. 1825-1828, The draft of the Description of Egypt. 3 vols. Eng. misc. d.234 MS in Bodleian Library, Oxford, 1:184
21. Knight, Charles, Passages of a working life during half a century, with a prelude of early reminiscences. 3 vols (New York: AMS Press, 1864) 2:258
22. Lane-Poole, Stanley, Memoir of Edward William Lane, An Arabic-English Lexicon (London: Williams and Norgate, 1877) vol.6, p.131
23. Ahmad, Leila, Edward W. Lane (London: Longman, 1978) p.34
24. Lane-Poole, Stanley, Life of Edward William Lane, (London: Williams and Norgate, 1870) p.131
25. Lane-Poole, Stanley, Memoir of Edward William Lane, An Arabic-English Lexicon (London: Williams and Norgate, 1877) vol.6, p.132
26. Lane, Edward W. An account of the manners and customs of the modern Egyptians written in Egypt during the years 1833-34 and 35 (London: Charles Knight & Co., 1846) 3 vols, 2:76
27. Amin, A. Shaykh al-Dessouki and Mr. Lane (Cairo: Faid al-Khatir, 1965) p.49
28. Ibid
29. Lane-Poole, Stanley, Memoir of Edward William Lane, An Arabic-English Lexicon (London: Williams and Norgate, 1877) vol.6, p.131
30. Carlyle, Thomas, The hero as Prophet Mahomet: Islam. In on heroes, hero-worship, and the heroic in history: six lectures, by Thomas Carlyle, 67-125. (London: James Fraser, 1841)
31. Ahmad, Leila, Edward W. Lane (London: Longman, 1978) p.40
32. Lane, Edward W., The thousand and one nights, commonly called, in England, The Arabian nights' entertainments, a new translation from Arabic with copious notes. 3 vols (London: Bickers and Son, 1877) p.xxviii
33. Lane, Edward W., Selection from the Kur-'an, commonly called in England, The Koran: with an interwoven commentary, translated from the Arabic, methodically arranged, and illustrated by notes, chiefly from Sale's edition: to which is prefixed an introduction taken from Sale's preliminary discourse, with correction and additions (London: James Madden and Co., 1843) pp.iii-iv
34. Arberry, Arthur J., The Lexicographer: Edward William Lane. In oriental essays by A. J. Arberry, (London: Curzon Press, 1997) 2nd ed., p.107
35. Lane, Edward W., Selections from the Kur-'an, ed. Stanley Lane-Poole (London: Trubner& Co., 1879) p.cxiv
36. Noldeke, T., The Koran. In the Koran, ed. Colin Turner. Vol.1, Provenartce and translation, 72-94
37. Thompson, J., Edward William Lane's 'Description of Egypt' International Journal of Middle East Studies 28, no. 4:565-83 (1996 p.573)
38. Arberry, Arthur J., The Lexicographer: Edward William Lane. In oriental essays by A. J. Arberry, (London: Curzon Press, 1997) 2nd ed., p.107
39. Lane-Poole, Stanley, The speeches and table-talk of the Prophet Mohammad (London: Macmillan and Co. 1882) p.lvi, 187, 189

40. Rodwell, J. M., The Koran: Translated from the Arabic, the suras arranged in chronological order, with notes and index. (London: Williams and Norgate, 1861) p.1
41. Arberry, Arthur J., The Holy Koran: An introduction with selections (London: George Allen &Unwin, 1953) p.12
42. Ibid, p.11
43. Lane, Edward W., Selections from the Kur-'an, ed. Stanley Lane-Poole (London: Trubner& Co., 1879) p.vii
44. Ahmad, Leila, Edward W. Lane (London: Longman, 1978) p.179
45. Lane, Edward W., Selections from the Kur-'an, ed. Stanley Lane-Poole (London: Trubner& Co., 1879) p.xxxvii
46. Ahmad, Leila, Edward W. Lane (London: Longman, 1978) pp.179-180
47. Sale, George, The Koran: Commonly called the alkoran of Mohammed, translated into English from the original Arabic with explanatory notes taken from the most approved commentators, to which is prefixed a preliminary discourse (London: Fredrick Warne and Co., 1890) p.21
48. Ibid, p.37
49. Ibid, p.33
50. Ibid, p.38
51. Ibid, p.30
52. Ibid, p.39
53. Lane, Edward W., Selections from the Kur-'an, commonly called in England, The Koran: with an interwoven commentary, translated from the Arabic, methodically arranged, and illustrated by notes, chiefly from Sale's edition: to which is prefixed an introduction taken from Sale's preliminary discourse, with correction and additions (London: James Madden and Co., 1843) p.53
54. Sale, George, The Koran: Commonly called the alkoran of Mohammed, translated into English from the original Arabic with explanatory notes taken from the most approved commentators, to which is prefixed a preliminary discourse (London: Fredrick Warne and Co., 1890) p.48
55. Ibid, p.49
56. Ibid
57. Ibid, p.50
58. Lane, Edward W., Selections from the Kur-'an, ed. Stanley Lane-Poole (London: Trubner& Co., 1879) p.c
59. Ibid
60. Lane, Edward W., Selections from the Kur-'an, commonly called in England, The Koran: with an interwoven commentary, translated from the Arabic, methodically arranged, and illustrated by notes, chiefly from Sale's edition: to which is prefixed an introduction taken from Sale's preliminary discourse, with correction and additions (London: James Madden and Co., 1843) p.v
61. Ahmad, Leila, Edward W. Lane (London: Longman, 1978) pp.183-184
62. Lane, Edward W., Selections from the Kur-'an, ed. Stanley Lane-Poole (London: Trubner& Co., 1879) p.4
63. Ibid, p.6
64. Ibid, p.1,6
65. Sale, George, The Koran: Commonly called the alkoran of Mohammed, translated into English from the original Arabic with explanatory notes taken from the most approved

commentators, to which is prefixed a preliminary discourse (London: Fredrick Warne and Co., 1890) p.438

66. Lane, Edward W., Selections from the Kur-'an, ed. Stanley Lane-Poole (London: Trubner& Co., 1879) p.22
67. Sale, George, The Koran: Commonly called the alkoran of Mohammed, translated into English from the original Arabic with explanatory notes taken from the most approved commentators, to which is prefixed a preliminary discourse (London: Fredrick Warne and Co., 1890) p.397
68. Lane, Edward W., Selections from the Kur-'an, ed. Stanley Lane-Poole (London: Trubner& Co., 1879) pp.25-26
69. Ibid, pp.93-94
70. Ibid, p.149
71. Ibid, p.2
72. Lane-Poole, Stanley, Memoir of Edward William Lane, An Arabic-English Lexicon (London: Williams and Norgate, 1877) vol.6, p.127
73. Ibid, pp.127-128
74. Ibid, p.xxxiv
75. Arberry, Arthur J., British Orientalists (London: William Collins, 1943) pp.110-111
76. Thompson, J., Edward William Lane in Egypt, Journal of the American Research Centre in Egypt, 34:243-61, 1997, p.260
77. Krek, M., E. W. Lane's working copy of his Lexicon, Journal of the American Oriental Society 89, no. 2:419-20, 1969
78. Palmer, E. H., The Koran, 2 vols., (Oxford: Clarendon Press [Sacred Books of the East, 6,9] 1880) pp.lxxviii-lxxiv
79. Yusuf Ali, A., The Holy Qur'an: Translation and Commentary, (Beltsville, MA: Amana, 1983) p.xiv
80. Asad, Muhammad, The Message of the Qur'an (Gibraltar: Dar Al-Andalus, 1980) p.x
81. Lane, Edward W., An Arabic-English Lexicon, 8 vols (London: Williams and Norgate, 1863-1893) p.1:38
82. Thompson, J., Edward William Lane in Egypt, Journal of the American Research Centre in Egypt, 34:243-61, 1997, p.260
83. Ibid, p.243
84. Arberry, Arthur J., The Lexicographer: Edward William Lane. In oriental essays by A. J. Arberry, (London: Curzon Press, 1997) 2nd ed., pp.19-20
85. Said, Edward W., Orientalism (London: Penguin, 2003) pp.23, 158
86. Hughes, Thomas Patrick, A Dictionary of Islam (London: W. H. Allen, 1885) p.vi
87. Ahmad, Leila, Edward W. Lane (London: Longman, 1978) p.vi